خطبہ جمعہ

بعنوان

دہشت گردی

اسلام اور مغرب کا رویہ

سلسلة منبر الحكمة

1 3 5

بتاریخ:22 مارچ 2019

بمطابق: ١٤ رجب ١٤٤٠ھجری

به اهتمام

الحکمة انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خطبہ جمعہ کے اہم نکات

- ❀ نیوزی لینڈ کی مسجد میں دہشت گردی
- ❀ اس سانحے پر عالمی ردِعمل ❀ دہشت گردی کا مذہبی پس منظر
- ❀ ماضی میں مساجد پر حملے ❀ دہشت گرد صرف مسلمان ہی کیوں؟!
- ❀ اس سانحے سے حاصل ہونے والے چار سبق
- ❀ دہشت گردی کے متعلق اسلام کا نظریہ
- ❀ ہمارے زوال اور ابتری کی وجہ

نیوزی لینڈ کی مسجد میں دہشت گردی:

15 مارچ 2019 بہ روز جمعۃ المبارک نیوزی لینڈ کے شہر کرائسٹ چرچ میں واقع النور مسجد میں نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے دوران ایک برینٹن ٹارنٹ نامی 28 سالہ سفید فام دہشت گرد نے گھس کر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی۔حملہ آور نے مسجد میں مردوں کے نماز پڑھنے کی جگہ کو نشانہ بنایا اور پھر عورتوں کے نماز پڑھنے کی جگہ بڑھ گیا۔حملہ آور کا تعلق آسٹریلیا سے ہے جو کچھ سال قبل تک نیو ساؤتھ ویلز کے شہر گرافٹن میں ایک جم میں ٹرینر کے طور پر کام کرتا رہا تھا۔حملہ آور بڑے اطمینان کے ساتھ گاڑی میں آیا، گاڑی کو مسجد کی پارکنگ میں پارک کیا اور اس کی ڈِگی سے گن نکال کر مسجد کی جانب بڑھا اور مسجد میں داخل ہوتے ہی اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی۔اس سفید فام دہشت گرد کی جرأت ملاحظہ کیجیے کہ اس نے اپنے سر پر کیمرہ لگایا ہوا تھا، جس کے ذریعے وہ اپنی اس دہشت گردی کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سفاکانہ کاروائی فیس بک پر Live نشر کرتا رہا۔ ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ حملہ آور کی کوشش تھی کہ کوئی بھی آدمی مسجد سے باہر نکلنے نہ پائے۔ اس دوران وہ بھاگنے والے نمازیوں کا پیچھا کرتے ہوئے باہر پارکنگ تک نکل جاتا ہے اوران پر گولیاں چلا کر دوبارہ مسجد میں آ کر بھاگنے کی کوشش کرنے والے زخمیوں پر گولیاں چلاتا ہے۔ ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ حملہ آور تین مرتبہ مسجد میں آیا اور آخری چکر میں اس نے ایک ایک شخص کے قریب جا کران پر متعدد بار گولیاں چلا کران کی موت کو یقینی بنایا۔ درندگی کی انتہا تب ہوئی جب سڑک پر گری ہوئی ایک زخمی مسلمان عورت Help Help کی صدائیں لگا رہی تھی، تو اس دہشت گرد نے اس کو فائر مار کر شہید کر دیا۔ عینی شاہد کا کہنا تھا کہ فائرنگ تقریباً 20 منٹ تک جاری رہی، جس کے نتیجے میں 2 بچوں اور ایک خاتون سمیت 50 افراد شہید ہوئے۔

حیرت ہے کہ حملے سے 24 گھنٹے قبل 74 صفحات پر مشتمل حملہ آور کا منشور آن لائن آ چکا تھا۔

(روزنامہ ایکسپریس 16 مارچ 2019)

نیز وزیر اعظم نیوزی لینڈ کے اپنے بیان کے مطابق حملے سے 9 منٹ قبل ہماری انٹیلی جنس ایجنسیوں کو اطلاع مل چکی تھی۔

(روزنامہ ایکسپریس 18 مارچ 2019)

سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر اطلاع مل چکی تھی تو پھر نیوزی لینڈ جیسے ترقی یافتہ ملک میں ایسی دہشت گردی کی روک کے لیے فوری ہنگامی اقدام کیوں نہیں کیا گیا؟ پھر حملہ آور جس اطمینان، بے فکری اور بے خوفی سے بربریت کا مظاہرہ کرتا رہا ہے، اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ اسے کوئی نہ کوئی ایسی سپورٹ ضرور حاصل تھی جس نے اسے سزا اور انجام سے بے خوف کر رکھا تھا۔

اس سانحے پر عالمی ردِ عمل:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

امریکہ، برطانیہ، روس، سعودیہ، ترکی اور پاکستان سمیت بہت سے مسلم و غیر مسلم ممالک نے اس سانحے کی مذمت کی۔ نیوزی لینڈ کی وزیراعظم نے حملے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اس واقعے کو دہشت گردی کا ہی واقعہ کہا جاسکتا ہے۔اس موقع پر مغربی میڈیا کا دوہرا معیار بھی سامنے آیا، مشہور صحافتی اداروں نے مسجد پر ہونے والے حملے کو دہشت گرد لکھنے سے گریز کیا اور سفید فام شخص کو بھی کسی نے دہشت گرد نہیں لکھا۔

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا خبثِ باطن ملاحظہ کیجیے کہ نیوزی لینڈ کی نیوز ویب سائٹ کے مطابق صدر ٹرمپ نے حملے کے فوری بعد ایک ٹویٹ کی، جس میں کسی تعزیت یا افسوس کا اظہار یا کوئی اور تبصرہ نہیں کیا بلکہ ایک ویب سائٹ سٹوری کا ایک لنک شیئر کیا تھا جس سے غم زدہ مسلمانوں کے جذبات اور بھی مجروح ہوئے۔لیکن عوامی ردِعمل سے ڈرتے ہوئے اسے ڈیلیٹ کر دیا۔ پھر حملے کے دس گھنٹے بعد صدر ٹرمپ نے ایک عام مذمتی ٹویٹ کی اور نیوزی لینڈ سے یک جہتی کا اظہار کیا۔لیکن واضح لفظوں میں اس حملے کو دہشت گردانہ کاروائی یا حملہ آور کو دہشت گرد قرار دینا گوارا نہ کیا۔صدر ٹرمپ سے پوچھا گیا کہ کیا نیوزی لینڈ کا حملہ سفید فام قوم پرستی کے بڑھتے ہوئے بین الاقوامی خطرے کا عکاس ہے؟ تو اس نے جواب دیا: میں ایسا نہیں سمجھتا، میرے خیال میں یہ چند لوگوں کا ایک گروپ ہے جسے سنجیدہ مسائل درپیش ہیں۔ٹرمپ کے اس جواب پر اس بات کا تصور کرنا بھی مشکل ہے کہ اگر فائرنگ کسی مسلمان نے کی ہوتی تو ٹرمپ اتنا ہی نرم مؤقف اختیار کرتا؟

ڈونلڈ ٹرمپ نے نیوزی لینڈ کی وزیراعظم سے اظہارِ یکجہتی کے لیے کال کی اور کہا: امریکہ نیوزی لینڈ کے لیے اس موقع پر اپنی کیا خدمات دے سکتا ہے؟ تو اس نے جواباً کہا کہ مقتول مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیجیے۔

لیکن افسوس کہ ٹرمپ کو شرم دِلانے کا یہ حربہ بھی ناکام رہا اور حقوقِ انسانی کا نام نہاد عالمی چیمپئن صرف مسلم دشمنی کی وجہ سے ہمدردی کے دو بول بولنے سے بھی قاصر رہا۔اسی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

طرح ایران اور انڈیا بھی اسی شرم ناک حرکت کے مرتکب ہوئے کہ مسلمان نہ سہی، انسانی ناتے سے بھی اس دہشت گردانہ حملے کی مذمت نہ کر سکے۔

سب سے زیادہ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ ائمہ کفر ہمیں بار ہا یہ یقین دلانے کی کوشش کر چکے ہیں کہ ہم سب تمہارے خلاف متحد ہیں لیکن ہم افتراق و انتشار کے مارے ہوئے ایسے لوگ ہیں کہ ان سے سبق سیکھ کر بھی اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرنے کی زحمت نہیں کرتے۔

مغرب کا اسلاموفوبیا:

اس موقع پر ترکی کے صدر اور پاکستان کے وزیر اعظم نے واضح الفاظ میں کہا کہ مغرب کو ''اسلاموفوبیا'' ہو گیا ہے۔ یعنی ان کے ذہنوں میں بغیر کسی وجہ اور علت کے مسلمانوں کے خلاف نفرت بھری ہوئی ہے، اور یہ حملہ اسی نفرت کا ہی نتیجہ ہے۔

ترکی کے وزیر خارجہ مولوت چاؤ شولو کا کہنا ہے کہ اس وحشت ناک حملے کے لیے ان سیاست دانوں اور میڈیا کے اداروں کو بھی ذمہ دار ٹھہرایا جانا چاہیے جو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جنون کو ہوا دیتے ہیں اور نفرت انگیز تقاریر اور میڈیا کے کچھ ادارے جو اسلام مخالف جذبات بھڑکاتے ہیں؛ ایسے حملوں کے لیے وہ بھی ذمہ دار ہیں۔

(BBC کا اردو ویب پیج، 16 مارچ 2019)

او آئی سی کا اجلاس طلب:

اس سانحے کے تناظر 22 مارچ 2019 بروز ہفتہ کو OIC کا ہنگامی اجلاس بلا لیا گیا ہے۔ ہمیں غیروں سے زیادہ اپنوں سے شکوہ ہے، کیونکہ یہ تلخ حقیقت ہے کہ برما پر ٹوٹنے والے قیامت خیز مظالم، انسانیت کو شرما دینے والے قتلِ عام اور 450 روہنگیا مسلمانوں کی دریافت ہونے والی اجتماعی قبروں پر جو 'مسلم حکمران' فقط قراردادِ مذمت پاس کرنے پر ہی اکتفاء کر سکتے ہیں؛ ان سے اب بھی کسی غیرت مندانہ اقدام کی توقع نہیں ہے۔ لیکن دعا ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کہ خدا کرے اس بار کا اجلاس ہمیشہ کی طرح ''نشستن اور برخاستن'' کی بجائے کوئی معنی خیز اور مفید ثابت ہو۔

اس دہشت گردی کا مذہبی پس منظر:

یہ بات بہت واضح ہو چکی ہے کہ یہ دہشت گردانہ حملہ خالصتاً مذہبی بنیاد پر ہوا ہے۔ اس کو صرف حالات سے متاثر یا نسل پرستی کا شاخسانہ کہنا قطعاً ناانصافی ہے۔اس کے متعدد دلائل ہیں:

❀......حملہ آور نے اپنی گن پر ایسے لوگوں کے نام لکھے ہوئے جو مسلمانوں یا تارکین وطن کو ہلاک کرنے کے جرم میں سزا پا چکے ہیں۔

❀......علاوہ ازیں حملہ آور کے بیان کے مطابق اس نے ناروے کے دہشت گرد اینڈرز بریوک سے متاثر ہو کر واردات کی، جس نے 2011 میں ناروے میں فائرنگ کر کے 85 افراد کو ہلاک کیا تھا۔

❀......اس کے اسلحے پر مسلم عیسائی جنگوں کی تاریخ لکھی ہوئی واضح دکھائی دے رہی تھی۔ ترک ٹی وی چینل ٹی آر ٹی ورلڈ نے حملہ کرنے والے کے زیر استعمال اسلحے پر درج عبارات کی تشریح پر مبنی رپورٹ جاری کی ہے:

❀......اینٹون لنڈن پیٹرسن (Anton Lundin Pettersson) یہ اس طالبعلم کا نام ہے، جس نے سویڈن میں 2 مہاجر طالب علموں کو قتل کیا تھا۔

❀......الیگزینڈر بیسونیٹ (Alexandre Bissonnette) نے 2017 میں کینیڈا میں ایک مسجد پر حملہ کر کے 6 لوگوں کو قتل کیا تھا۔

❀......سکندر برگ (Skanderberg) البانیہ کے اس راہنما کا نام ہے جس نے خلافت عثمانیہ کے خلاف بغاوت شروع کی تھی۔

❀......اینٹونیو بریگڈین (Antonio Bragadin) وینس کے اس فوجی افسر کا نام ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جس نے ایک معاہدے کی خلاف ورزی کی اور ترک مغویوں کو قتل کیا۔

❀......چارلس مارٹل (CharlesMartel) یہ اس فرنگی فوجی راہنما کا نام ہے جس نے 10 اکتوبر 732ء میں ہونے والے معرکہ بلاط الشہداء میں مسلمانوں کو شکست دی تھی۔ اس معرکے میں اسپین میں قائم خلافت بنواُمیہ کو فرنگیوں کی افواج کے ہاتھوں شکست ہوئی۔

❀......اس کی گن پر ایک لفظ ''ویانا 1683'' بھی درج تھا۔ جو 1683 میں خلافت عثمانیہ کی طرف سے ویانا کے دوسرے محاصرے کی طرف اشارہ تھا۔

❀......حملہ آور نے اپنی بلٹ پروف جیکٹ پر ایک لفظ Veniersebastiano لکھا ہوا تھا۔ یہ اس اطالوی کمانڈر کا نام ہے جس نے مسلمانوں کے خلاف جنگ لیپانٹو میں اطالوی دستے کی قیادت کی تھی۔

❀......حملہ آور کی کار میں وہ نغمہ چل رہا تھا جسے بوسنیا جنگ میں سرب قوم پرست ترانے کے طور پر بجاتے تھے۔ اس نغمے میں سرب لیڈر رادوان کرادوچ کی شان میں قصیدے گائے جاتے ہیں۔

ماضی میں مساجد پر حملے:

ماضی میں بھی مغرب میں بہت سے ایسے واقعات وقوع پذیر ہو چکے ہیں جن کی بنیاد صرف اور صرف مسلم دشمنی ہے۔ صرف مساجد اور نمازیوں پر حملے کے دو واقعات ملاحظہ کیجیے:

29 جنوری کو کینیڈا کے شہر کیوبیک کی مسجد میں فائرنگ کے نتیجے میں نماز پڑھنے والے چھے افراد ہلاک ہو گئے تھے جبکہ 19 افراد اس واقعے میں زخمی ہوئے تھے۔ پولیس کے مطابق یہ واقعہ کیوبیک اسلامک کلچرل سینٹر میں اتوار کی شب پیش آیا تھا۔ یونیورسٹی کے طالب علم 27 سالہ فرانسیسی کینیڈین الیگزینڈر ربیسونیت پر نمازیوں کو قتل کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

19 جون 2017 کے دن شمالی لندن میں ایک وین مسجد سے نکلنے والے لوگوں پر چڑھ دوڑی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اس واقعے میں ایک شخص ہلاک اور کم از کم دس زخمی ہوئے ہیں۔ اس موقع پر بھی لندن پولیس نے کہا تھا کہ حملہ آور کی دماغی حالت کا تجزیہ کیا جائے گا۔ کیونکہ کوئی گورا دہشت گرد نہیں ہوسکتا، وہ صرف دماغی مریض ہوتا ہے، دہشت گرد ہونے کے لیے مسلمان ہونا ضروری ہے۔

اب تک امریکہ اور یورپ میں ہونے والے دہشت گردی کے متعدد واقعات کے ذمہ داروں کو ذہنی مریض کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ جہاں ایسا کرنا ممکن نہیں ہوتا وہاں جرم کو نفرت پر مبنی جرم کا رنگ دے دیا جاتا ہے۔ یہ رویہ دنیا بھر میں مسلمانوں کے لیے ذہنی پریشانی اور اذیت کی وجہ بنتا جا رہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس پروپیگنڈے کا پول کھولا جائے اور اس کے اثرات کو زائل کرنے کی حکمت عملی تیار کی جائے۔ پروپیگنڈے کی اس جنگ کا جواب خاموشی نہیں بلکہ مؤثر جواب ہی ہوسکتا ہے۔

دہشت گرد صرف مسلمان؟!

دہشت گردی کے عفریت نے یوں تو دنیا بھر کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے لیکن ہر مرتبہ جب بھی امریکہ یا یورپ میں دہشت گردی کا واقعہ ہوتا ہے تو وہاں رہنے والی مسلم کمیونٹی میں تشویش کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے۔ عام تاثر جو تقریباً پوری دنیا میں پھیلا دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ دہشت گردی کے واقعات کا تعلق اسلام یا مسلمانوں سے ہی ہوتا ہے۔ اس تاثر کی سب سے بڑی وجہ مغربی میڈیا کا ایک طے شدہ پروپیگنڈا ہے۔ جب بھی کوئی ایسا واقعہ ہوتا ہے جس میں کوئی مسلمان ملوث ہو تو دنیا بھر کا میڈیا اسے بہت زیادہ کوریج دیتا ہے۔ دنیا بھر کے اخبارات کی ہیڈ لائنز اور کور پیجز پہ اسے نمایاں جگہ دی جاتی ہے۔ اس کے برعکس اگر اس طرح کے واقعات میں کوئی غیر مسلم ملوث ہو تو اسے غیر اہم خبر کے طور پر دبا دیا جاتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ اسے نفرت پر مبنی جرائم میں شامل کیا جاتا ہے جبکہ عموماً اس میں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ملوث فرد کو ذہنی مریض قرار دے دیا جاتا ہے۔

حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ خود ان ہی کے اعداد و شمار ان کے اس پروپیگنڈے کو جھٹلاتے ہیں۔ FBI کی ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ میں 1980 سے لے کر 2005ء تک دہشت گردی کے جتنے بھی واقعات ہوئے ان میں 94 فیصد غیر مسلم لوگ ملوث تھے۔ یعنی ایک امریکی شہری کے دہشت گرد ہونے کے امکانات مسلمان دہشت گرد کے مقابلے میں نو گنا زیادہ تھے۔ اسی رپورٹ کے مطابق یہودیوں کے دہشت گردی میں ملوث ہونے کی تعداد بھی مسلمانوں کے مقابلے میں زیادہ تھی، لیکن کیا آپ نے کبھی مغربی میڈیا یا اخبار میں یہودی دہشت گردی کے بارے میں پڑھا؟ جس طرح ہم ان دہشت گردوں کے عیسائیت یا یہودیت سے تعلق رکھنے پر ان مذاہب کو ذمہ دار نہیں ٹھہرا سکتے اسی طرح ہم کسی مسلمان کے انفرادی فعل کی وجہ سے تمام مسلمانوں یا دینِ اسلام کو بھی ذمہ دار نہیں ٹھہرا سکتے۔

دو اداروں Reveal News اور Investigative fund at the nation institute کے اشتراک سے کی گئی تحقیق میں جو حقائق اور اعداد و شمار سامنے آئے ہیں وہ عام طور پر پائے جانے والے پراپیگنڈے سے بالکل مختلف ہیں۔ اس پراجیکٹ میں 2008 سے 2011 تک کے دوران میں امریکہ میں پیش آنے والے 201 واقعات کا جائزہ لیا گیا جس کے مطابق رائیٹ ونگ کے انتہا پسندوں کے دہشت گردی کے واقعات میں ملوث ہونے کی تعداد مسلمانوں کے مقابلے میں دوگنا زیادہ تھی۔ اس کے مطابق دہشت گردی سے متعلق واقعات؛ جس میں مسلمان ملوث پائے گئے، کی تعداد 63 تھی جبکہ اسی دوران میں دائیں بازو کے انتہا پسند؛ جن میں سفید فام شامل ہیں، 115 واقعات کے ذمے دار تھے۔ اس رپورٹ میں جن واقعات کو مسلمانوں کی طرف منسوب کیا گیا ہے اس سے مراد بھی وہ مسلمان ہیں جن کا تعلق ان گروہوں سے تھا جو منحرف فکر کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حاملین ہیں اور مسلمانوں کے کبار اہلِ علم 'باغی' قرار دے چکے ہیں، جیسا کہ داعش وغیرہ۔

اس میں قابل غور بات یہ بھی ہے کہ جن مسلم ممالک پر ٹرمپ نے امریکہ میں داخلے پر پابندی لگائی تھی، دہشت گردی کے تمام واقعات میں ان کے لوگوں کی شمولیت کا تناسب صرف ایک فیصد تھا، جبکہ 87 فیصد دہشت گردی کے واقعات میں ایسے لوگ شامل تھے جو امریکہ ہی میں پیدا ہوئے تھے۔

اس امتیازی رویے میں 'کچھ' تبدیلی اس وقت آئی جب 2015 میں ساؤتھ کیرولینا میں ایک چرچ پر حملہ کیا گیا جس میں 9 لوگ ہلاک ہوئے تھے۔ اس حملے کے ذمہ دار سفید فام امریکی لوگ تھے۔ اس کے بعد قدرے یہ سوچ بھی پروان چڑھی کہ سفید فام بھی اس طرح کی دہشت گردی میں ملوث ہو سکتے ہیں۔

اسی ضمن میں یوروپول کی 2016ء کی رپورٹ جو 2017ء میں شائع کی گئی انتہائی اہم اور یورپی خطے کے اسلاموفوبیا میں گرفتار ہونے کی ایک بڑی مثال ہے۔ رپورٹ کے مطابق یورپ میں 142 دہشت گردی کے واقعات ہوئے جس میں مسلمانوں کے علاوہ دیگر اہل مذاہب بھی شامل ہیں۔ آٹھ ریاستوں میں ہونے والے ان واقعات میں سے تقریباً آدھے برطانیہ میں رونما ہوئے جو 2015 کے مقابلے میں 33 فیصد کم ہیں۔ ان واقعات کے نتیجے میں 379 لوگ زخمی ہوئے جبکہ مرنے والوں کی تعداد 142 تھی۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ ان میں سے 99 حملے علیحدگی پسندوں اور لیفٹ وِنگ کے انارکسٹوں کی طرف سے کیے گئے تھے۔

اس کے ساتھ ہی ساتھ برطانیہ میں ہونے والی دہشت گردی کا جائزہ لیا جائے تو علیحدگی پسند گروہ 76 واقعات کے ذمہ دار تھے جبکہ فرانس میں 18 اور اسپین میں پانچ واقعات علیحدگی پسندوں نے کیے تھے۔ یوروپول کے سروے کے مطابق کم از کم 13 ایسے واقعات تھے جنہیں مذہبی دہشت گردی کہا جا سکتا ہے، جن میں فرانس میں پانچ، جرمنی اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بیلجیم میں ہونے والے چار واقعات شامل ہیں۔ان واقعات کے نتیجے میں 135 لوگ جان گنوا بیٹھے یعنی جانی نقصان کے لحاظ سے یہ سب سے بڑی کیٹاگری تھی،لیکن گرفتاریوں کے اعتبار سے یوروپول کی سروے رپورٹ دیکھی جائے تو انسان حیران رہ جاتا ہے۔اسلامو فوبیا کی اس سے بدتر مثال نہیں مل سکتی۔گرفتار ہونے والوں کی تفصیل کے مطابق علیحدگی پسند 84، لیفٹ وِنگ 31، رائٹ وِنگ 12، مذہبی دہشت گرد 718، نان سپیسیفائیڈ گروپ 157 پکڑے گئے۔ان گرفتار لوگوں کی سزاؤں کا جائزہ لیا جائے تو 580 لوگوں کو سزائیں دی گئیں،جن میں 358 مسلمان،3 لیفٹ وِنگ،9 رائٹ وِنگ اور 125 علیحدگی پسندوں کے علاوہ 92 لوگ نان اسپیسیفائیڈ گروپ کے شامل تھے۔

(ایکسپریس ویب پیج 12 نومبر 2017 سے اخذ و استفادہ)

امریکہ کی براؤن یونیورسٹی سے شائع ہونے والی نیٹا کراوفورڈ کی تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق نائن الیون حملوں کے بعد دہشت گردی کے خلاف امریکی جنگ میں اب تک یعنی 17 سال کے عرصے میں تین مسلم ممالک عراق،افغانستان اور پاکستان میں پانچ لاکھ سے زائد افراد لقمہ اجل بن چکے ہیں۔اس رپورٹ میں بتایا گیا کہ دہشت گردی کے خلاف امریکی جنگ میں 268000 عراقی، 147000 افغانی اور 65000 پاکستانی جاں بحق ہو چکے ہیں۔محقق کے مطابق ہلاک شدہ افراد کی اصل تعداد شاید کبھی سامنے نہ آسکے لیکن اعداد و شمار کے مطابق 4 لاکھ 80 ہزار سے 5 لاکھ 7 ہزار کے درمیان ہلاکتیں (شہادتیں) ہوئیں۔رپورٹ کے مطابق دہشت گرد قرار دِیے گئے بہت سے لوگ عام شہری بھی ہو سکتے ہیں،اس میں پولیس،سیکورٹی فورسز،عام شہری،اتحادی فوج اور شدت پسند شامل ہیں۔

اسی نوعیت کے اعداد و شمار دو سال قبل 2016 میں بھی آئے تھے۔اس کے مقابلے حالیہ اعداد و شمار میں ہلاکتوں کی تعداد میں ایک لاکھ دس ہزار کا اضافہ دکھایا گیا ہے۔یعنی دو سال میں جبکہ دہشت گردی کے خلاف امریکہ کی نام نہاد جنگ کی شدت اوّلین برسوں کے مقابلے کم ہے،تب بھی ایک لاکھ دس ہزار لوگ مارے گئے ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اب امریکہ کی اسی براؤن یونیورسٹی نے بتایا ہے کہ 9/11 کے حملے کے بعد امریکہ کی دہشت گردی یا صاف طور پر یوں کہیں کہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جنگ میں جو سترہ سال قبل شروع ہوئی اور آج بھی جاری ہے، ابھی تک پانچ لاکھ افراد مارے جا چکے ہیں۔ لیکن یہ اعداد و شمار درست نہیں ہیں۔ بلکہ اندازہ یہ ہے کہ اس جنگ میں اب تک 20 لاکھ سے زائد افراد لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ تاریخ کے اس بدترین، انتہائی گھناؤنے، اور طویل ترین جنگی جرم کا ارتکاب کر کے امریکہ نے مسلم ممالک کو تہ و تیغ کرنے کا ایک کبھی ختم نہ ہونے والا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ صاف طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ جنگ دہشت گردی کو ختم کرنے کے لئے نہیں شروع کی گئی بلکہ مذہب اسلام سے ازلی دشمنی کے تحت پوری مسلم دنیا کو تباہ کرنے کے مقصد سے جاری رکھی گئی ہے۔

امریکہ اور اسرائیل جیسے ملکوں سے آج کوئی یہ پوچھنے کی بھی جسارت نہیں کرتا کہ آخر دہشت گردی کے خلاف یہ کیسی جنگ ہے جو ختم ہی نہیں ہو رہی ہے، بلکہ بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ اس نام نہاد 'قیامِ امن' کے نعرے کی آڑ میں مسلمانوں کا خون آخر کب تک بہایا جاتا رہے گا؟

اس سانحے سے حاصل ہونے والے چار سبق:

① ...... اِدھر مسلمان اپنے بچوں کو شیکسپیئر اور مسٹر چپس پڑھاتے رہے، اُدھر دشمن کا بچہ 1683 کی جنگِ ویانا کا بدلہ لینے پہنچ گیا۔ اس سے بھی افسوس ناک اَمر یہ ہے کہ مسلمان کا بچہ یہ تک نہیں جانتا کہ خلافت عثمانیہ کیا تھی؟ خلافت عثمانیہ کی عثمانی افواج نے کیوں ویانا کا محاصرہ کیا تھا؟ بعد میں ویانا ہاتھ سے نکل جانے سے خلافت عثمانیہ کو کیسے ناقابل تلافی نقصان پہنچا؟ لہٰذا اپنے بچوں کو اسلامی تاریخ، مسلم خلفاء، فاتحین اور سپہ سالاروں کے احوال پڑھائیں تاکہ ان میں ایمانی جذبہ، جرأت و بہادری اور حالات کا صحیح ادراک پیدا ہو۔

② ...... سفاک دہشت تقریباً 20 منٹ تک اندھی فائرنگ کرتا ہے اور 50 مسلمانوں کو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شہید کرتا ہے لیکن اس دوران کسی ایک مسلمان کو بھی ''سیلف ڈیفنس'' کی تربیت نہیں تھی کہ وہ حملہ آور پر قابو پا کر اس کو مزید تباہی سے روکا جا سکے۔ اسرائیل میں ہر لڑکے اور لڑکی پر اپنی سیکنڈری تعلیم مکمل کرنے کے بعد سیلف ڈیفنس کی ٹریننگ لینا لازم ہے۔ لیکن اُمت مسلمہ مجموعی طور پر اس طرف سے غافل ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو اس بات کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے کہ اپنے بچوں کو ایسے حالات سے نبرد آزما ہونے کے لیے تربیت ضرور دے اور مغربی ممالک میں رہنے والوں کو تو بالخصوص اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔

③ ......سانحہ نیوزی لینڈ کے عوام نے جس طرح مسلمانوں کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کیا؛ وہ بلاشبہ قابل تحسین ہے۔ اسی طرح ایک آسٹریلوی سینیٹر کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف ہرزہ سرائی پر ایک کرسچن نوجوان نے اس کے سر پر انڈا پھوڑ کر اپنا احتجاج ریکارڈ کروایا۔ نیز سابق امریکی صدر کلنٹن کی بیٹی چیلسی کلنٹن کو ایک تقریب میں باشعور طلبہ نے گھیر لیا اور منافرت پھیلانے کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا: سانحہ نیوزی لینڈ تم جیسے لوگوں کے اُکسانے اور مسلمانوں کے خلاف منفی پروپیگنڈے کی وجہ سے رونما ہوا۔

پچاس مسلمانوں کی شہادت کے بعد مسلمانوں کے حق میں عالمی ماحول اس وقت کافی سازگار ہے، ہمیں اس موقع کو غنیمت جان کر اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلام کا پیغامِ امن دنیا کے ہر گوشے میں پہنچانا چاہیے۔ ویسے تو یہ انفرادی طور پر بھی ایسی کوششیں کی جا سکتی ہیں لیکن سب سے مؤثر یہ ہے کہ تمام اسلامی ممالک میں برسر اقتدار لوگوں کو اس جانب توجہ کرنی چاہیے اور سفارتی سطح پر اسلام اور مسلمانوں کا اچھا امیج پیش کرنے کی سعی کرنی چاہیے۔

④ ......شہدائے نیوزی لینڈ کے لواحقین کی مالی مدد کے لیے مغربی عوام نے لاکھوں ڈالرز اکٹھے کر لیے۔ یقیناً یہ ان کا قابلِ تحسین اقدام ہے۔ مگر سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہم نے سوشل میڈیا پر مذمتیں کرنے کے سوا ان کے فائدے کے لیے کون سی مہم چلائی؟ یقیناً ہمیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بھی کسی نہ کسی سطح پر عملی طور پر ان کے دُکھ درد میں شریک ہونا چاہیے۔

دہشت گردی کے متعلق اسلام کا نظریہ:

اسلام نے فرد اور معاشرے کی سلامتی اور امن کے لیے ایسے مؤثر، مفید اور سنہری اصول وقوانین مہیا فرمائے ہیں جن کی دیگر تمام قوانینِ عالم میں کوئی نظیر نہیں ملتی۔ قرآنِ کریم میں صرف فساد پھیلانے کی مذمت اللہ تعالیٰ نے 40 سے زائد مقامات پر کی ہے اور اتنے ہی مقامات پر قتل وغارت سے سخت ممانعت اور اس کی سزا بیان فرمائی ہے۔

دستورِ اسلام میں اللہ تعالیٰ نے ایک زبردست اصول لکھ دیا ہے کہ:

﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا﴾ [المائدة: 32]

''جس نے کسی جان کو بغیر کسی جان (کے بدلے) کے یا زمین میں فساد پھیلانے کی غرض سے قتل کیا تو گویا اس نے ساری انسانیت کو قتل کر دیا۔''

یہاں مسلم اور غیر مسلم کی تفریق نہیں کی گئی بلکہ عام انسانیت کی زندگی کو محفوظ بنانے کے لیے اصولی حکم صادر فرمایا گیا کہ بلا جوازِ شرعی اور فساد برپا کرنے کی نیت سے جو ایک انسان کی بھی جان لے گا، اس کا جرم اور گناہ ایسے ہی تصور کیا جائے گا جیسے اس نے پوری انسانیت کا خون بہا دیا ہو۔

اسلام بدامنی اور خون ریزی کی اس قدر مذمت کرتا ہے کہ پہلے تین اکبرالکبائر میں قتلِ ناحق کو بھی شامل کیا ہے۔

صحيح البخارى، كتاب الأيمان والنذور، باب اليمين الغموس، ح: 6675

اور فساد پھیلانے والوں سے نفرت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ﴾ [القصص: 77]

''اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ فساد برپا کرنے والوں کو پسند نہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فرماتا۔''

بلکہ فسادیوں کی سخت ترین سزا کو ان الفاظ میں بیان فرمایا:

﴿اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْھِمْ وَاَرْجُلُھُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِکَ لَھُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ﴾ [المائدۃ: 33]

''جو اللہ و رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں، ان کی سزا یہی ہے کہ انہیں قتل کر دیا جائے یا سُولی چڑھا دیا جائے یا مخالف سمت سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دِیے جائیں یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے، یہ تو ہوئی ان کی دُنیوی ذِلت وخواری اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔''

یعنی اسلام؛ دُنیا کا امن بگاڑنے والوں کو صرف دنیا میں ہی کڑی سزا کا حق دار قرار نہیں دیتا بلکہ آخرت میں بھی انہیں بڑے عذاب سے دوچار کیا جائے گا۔

اسی ضمن میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْأَنَّ أَھْلَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ اشْتَرَکُوْا فِیْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَکَبَّھُمُ اللّٰہُ فِی النَّارِ))

''اگر آسمان اور زمین میں بسنے والی تمام مخلوق ایک مومن کے قتل میں شریک ہو جائے تو اللہ تعالیٰ ان سب کو اوندھا کر کے جہنم میں ڈال دے گا۔''

سنن الترمذی، أبواب الدیات، باب الحکم فی الدیات، ح: 1398

اور سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَزَوَالُ الدُّنْیَا أَھْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ))

''اللہ کے ہاں اس دُنیا کا برباد ہو جانا ایک مسلمان آدمی کے قتل سے زیادہ ہلکا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے۔"

[صحیح] سنن الترمذی، أبواب الدیات، باب ما جاء فی تشدید قتل المؤمن، ح: 1395 ۔ سنن النسائی، کتاب تحریم الدم، باب تعظیم الدم، ح: 3987 ۔ سنن ابن ماجه، کتاب الدیات، باب التغلیظ فی قتل مسلم ظلما، ح: 2619

اسلام نے صرف مومن و مسلمان کی جان کو ہی قیمتی نہیں کہا بلکہ ایک ذِمی شخص کو جانی نقصان پہنچانے پر بھی بڑی شدید وعید ارشاد فرمائی ہے۔ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا))

"جس نے کسی ذِمی شخص کو قتل کر دیا، وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا، حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے محسوس کی جا سکتی ہو گی۔"

صحیح البخاری، کتاب الدیات، باب إثم من قتل ذمیا بغیر جرم، ح: 6914

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ ثَلاثَةٌ: مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ، وَمُبْتَغٍ فِي الإِسْلامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهَرِيقَ دَمَهُ))

"اللہ کی نظر میں تمام انسانیت سے زیادہ نفرت کے لائق تین لوگ ہیں: حرم میں بے دِینی کرنے والا، اسلام میں جاہلیت کا طریقہ ڈھونڈنے والا اور کسی آدمی کا ناحق خون بہانے کے لیے اس کے در پے ہونے والا۔"

صحیح البخاری، کتاب الدیات، باب من طلب دم المرئ بغیر حق، ح: 6882

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ))

"لوگوں کے درمیان (روزِ قیامت) سب سے پہلے خون ہی کا فیصلہ کیا جائے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

گا۔"

صحیح البخاری، کتاب الدیات، الباب الأول، ح: 6864 ۔ صحیح مسلم، کتاب القسامة والمحاربین، باب المجازاة بالدماء فی الآخرة، ح: 1678

نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا))

"جو شخص ہم (مسلمانوں) پر ہتھیار اُٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔"

صحیح البخاری، کتاب الدیات، باب قول الله ومن أحیاها۔۔۔ الخ، ج: 6874 ۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب قول النبیﷺ: من حمل علینا السلاح فلیس منا، ح: 98

یعنی نبی ﷺ نے ایسے شخص سے لاتعلقی کا اظہار فرما دیا جو اپنے کسی مسلمان بھائی پر اسلحہ اُٹھاتا ہے۔ اس قدر سخت وعید صرف معاشرے کو امن کا گہوارہ بنانے کے لیے ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما چند نوجوانوں کے پاس سے گزرے جو ایک پرندے کو ایک جگہ پر گاڑ کر اس پر نشانہ بازی کر رہے تھے، جب انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو فرار ہو گئے، آپ نے فرمایا:

مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرْضًا.

"یہ کس نے کیا؟ اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہو جس نے یہ کیا، اللہ کی اس پر لعنت ہو جس نے یہ کیا، یقیناً رسول اللہ ﷺ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جس نے کسی ذی رُوح چیز کو اپنے مقصد کے لیے پکڑا۔"

صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب من انتظر حتی تدفن، ح: 5515 ۔ صحیح مسلم، کتاب الصید والذبائح، باب النهي عن صبر البهائم، ح: 1958

کسی کی جان لینا تو بہت دُور کی بات ہے، کسی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنے کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بھی شریعت میں ممانعت وارد ہوئی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَا یُشِیْرُ أَحَدُکُمْ اِلیٰ أَخِیْهِ بِالسِّلَاحِ ، فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ لَعَلَّ الشَّیْطَانَ أَنْ یَنْزِعَ فِیْ یَدِهٖ فَیَقَعُ فِیْ حَفْرَةٍ مِنَ النَّارِ))

''تم میں سے کوئی بھی اپنے (مسلمان) بھائی کی طرف اسلحہ سے اشارہ نہ کرے، کیونکہ اسے نہیں معلوم کہ شاید شیطان اس سے وہ اسلحہ اس کے ہاتھ میں ہی چلوا دے تو وہ (اپنے مسلمان بھائی کو قتل کرنے کی سزا میں) جہنم کے گڑھے میں جا گرے۔''

صحیح البخاری، کتاب الفتن، باب قول النبي من حمل علینا السلاح فلیس منا، 7072 ۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب النھی عن الاشارہ بالسلاح اِلیٰ مسلم، ح: 2617

اسلام اور مسلمانوں پر دہشتگردی کا لیبل لگانے والوں کو اسلام کے نظامِ امن کے اس زرّیں اصول کو سامنے رکھ کر سوچنا چاہیے کہ دوسروں کی جانوں کی حفاظت اور امن کے قیام کے لیے اس قدر احتیاط کیا کسی اور مذہب کی تعلیمات میں ملتی ہے؟ اسلام نے تو اسلحہ چلانا بہت دُور کی بات اسلحے سے اشارہ کرنا بھی ممنوع قرار دیا ہے کہ کیا معلوم شیطان اس کو چلوا ہی نہ دے اور وہ اپنے مسلمان بھائی کا قاتل بن کر جہنم میں جا گرے۔

اس سے بھی بڑھ کر یہ بات ملاحظہ کیجیے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ یُرَوِّعَ مُسْلِمًا))

''مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کو گھبراہٹ میں ڈالے۔''

سنن أبی داود، کتاب الأدب، باب من یأخذ الشيء علی المزاح، ح: 5004

خواہ اپنے عمل سے کسی کو ڈرا کر گھبراہٹ میں ڈالا جائے، یا کسی کو پریشان کرنے کی غرض سے اس کی کوئی چیز اُٹھالی جائے، یا مذاق میں اسے کوئی بری خبر سنائی جائے جس سے وہ غمزدہ ہو جائے۔ یعنی کوئی بھی ایسا فعل مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ جس سے دوسرا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مسلمان گھبراہٹ اور پریشانی کا شکار ہو جائے۔

سبحان اللہ! اسلام کس قدر امن پسند دِین ہے کہ کسی کی جان و مال اور عزت پر دست درازی کرنا تو درکنار؛ کسی کو ذرا سا گھبراہٹ اور پریشانی میں ڈالنے کی بھی مذمت کرتا ہے۔ یقیناً یہ صرف اسلام کے ہی امتیازات ہیں۔

نبی ﷺ کا ایک اور فرمان پڑھیے:

((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ))

''تم میں سے کوئی بھی تب تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے وہی کچھ پسند نہ کرنے لگے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

صحيح البخاري، كتاب الإيمان، باب من الإيمان أن يحب لأخيه ما يحب لنفسه، ح: 13 ـ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن من خصال الإيمان أن يحب لأخيه المسلم ما يحب لنفسه من الخير، ح: 45

اس معاملے کی اہمیت کا اندازہ نبی ﷺ کے طرزِ بیان سے لگایئے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی تب تک صاحبِ ایمان ہی نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس وصف سے متصف نہ ہو جائے۔ گویا جو اس سے عاری ہے وہ کمالِ ایمان سے محروم ہے۔

معاشرے کے جملہ افراد کو خوشیوں، فائدوں اور امن و آشتی سے ہمکنار کرنے کا کیا ہی خوب اصول نبی ﷺ نے بتلا دیا ہے۔ جب آدمی دوسروں کے لیے بھی وہی کچھ پسند کرنے لگے گا جو اپنے لیے پسند کرتا ہے تو کسی کو نہ تو غم اور پریشانی آئے گی، نہ کسی کو تکلیف پہنچے گی اور نہ ہی کوئی نقصان سے دوچار ہو گا، کیونکہ کوئی بھی شخص یہ چیزیں اپنے لیے پسند نہیں کرتا، بلکہ وہ اپنے لیے خوشیاں، فوائد اور امن و آشتی ہی پسند کرتا ہے، لہٰذا جب وہ دوسروں کے لیے بھی یہی پسند کرے گا تو معاشرہ از خود سنور جائے گا، لوگ ہر قسم کی اذیت اور نقصان سے محفوظ ہو جائیں گے اور کوئی بھی کسی نقصان سے دوچار نہیں ہو گا۔ مگر ہماری بداعمالیوں کے باعث ایسا کرنا ہمیں بہت گراں محسوس ہوتا ہے، لیکن اگر کوئی اس پر عمل پیرا ہو جائے تو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نہ صرف وہ کمالِ ایمان سے متصف ہوگا بلکہ لوگوں کے دِل جیت کر اپنی زندگی کو خوشیوں اور محبتوں کا گہوارہ بنانے کے ساتھ ساتھ اپنی آخرت بھی سنوار لے گا۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ))

''اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم نہیں فرماتے جو لوگوں پر رحم نہ کرتا ہو۔''

صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول الله تبارك وتعالى: ﴿قل ادعوا الله أو ادعوا الرحمن﴾، ح: 7376 ۔ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب رحمته ﷺ الصبیان والعیال وتواضعه وفضل ذلك، ح: 2316

نبی ﷺ نے امن وسلامتی سے متصف خوشگوار معاشرے کے جو بے نظیر اصول مہیا فرمائے ہیں ان میں سے ایک بیش قیمت نصیحت اس حدیثِ مبارکہ میں ذکر ہوئی ہے۔ آپ ﷺ نے بہت مؤثر اسلوب کے ساتھ لوگوں کو یہ بتلایا ہے کہ تم اسی صورت میں رب تعالیٰ کے رحم وکرم کے مستحق بن سکتے ہو جب تم لوگوں کے ساتھ نرمی، شفقت اور پیار ومحبت والا رویہ اپناؤ گے۔ گویا جو شخص لوگوں کے ساتھ رحم والا رویہ نہیں اپناتا وہ درحقیقت اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور خود کو رحمتِ خداوندی سے محروم کر بیٹھتا ہے۔ اسی ضمن میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشادِ گرامی بھی ہے کہ:

((اَلرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ، ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ))

''رحم کرنے والوں پر رحمان رحم فرماتا ہے، سو تم زمین والوں پر رحم کیا کرو تم پر آسمان والا رحم فرمائے گا۔''

[صحیح] سنن أبی داود، کتاب الأدب، باب فی الرحمة، ح: 4941 ۔ سنن الترمذی، أبواب البر والصلة، باب ما جاء فی رحمة المسلمین، ح: 1924

ہمارے زوال اور ابتری کی وجہ:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اسلام کے اس قدر امن و آشتی اور اُلفت و محبت سے لبریز فرامین ہوتے ہوئے اور ہمارے قرونِ اولیٰ کے درخشندہ ہونے کے باوجود ہمارے زوال اور ابتری کی وجہ آخر کیا ہے؟ ہماری یہ حالت کیوں ہو چکی ہے کہ ہم ہر محاذ پر دفاعی پوزیشن میں آ کھڑے ہوئے ہیں؟ ہم ہر جگہ ظلم کی چکی میں پسنے، دہشت گردی کا شکار ہونے اور بے گناہ ہونے کے باوجود 'مجرم' کی سی زندگی کیوں بسر کر رہے ہیں؟ اس کی ایک ہی بنیادی وجہ ہے، جو رسولِ گرامی ﷺ نے یوں بیان فرمائی ہے:

((يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلٰى قَصْعَتِهَا)) فَقُلْنَا: أَمِنْ قِلَّةٍ بِنَا يَوْمَئِذٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ، وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ، يَنْتَزِعُ اللّٰهُ مِنْ قُلُوبِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ، وَيَقْذِفُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ)) فَقُلْنَا: وَمَا الْوَهْنُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ)).

''ایسا وقت آنے والا ہے کہ دوسری اُمتیں تمہارے خلاف ایک دوسرے کو یوں بلائیں گی جیسے کھانے والے اپنے پیالے پر ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔'' (راوی بیان کرتے ہیں کہ) ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا اس کی وجہ یہ ہوگی کہ تب ہم تعداد میں تھوڑے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(نہیں) بلکہ تب تم بہت زیادہ ہو گے لیکن تم جھاگ (کی طرح کھوکھلے اور بے وزن) ہو گے جیسے سیلاب کا جھاگ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کے سینوں سے تمہاری ہیبت نکال دے گا اور تمہارے دِلوں میں وھن ڈال دے گا۔'' ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! وھن کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دُنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔''

[صحیح] سنن أبی داود، کتاب الملاحم، باب فی تداعی الأمم علی الإسلام، ح:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

4297

رسولِ گرامی ﷺ کا یہ فرمانِ عالی شان آج کے مسلمانوں پر بالعموم اور مسلم حکمرانوں پر بالخصوص صادق آ رہا ہے۔ موت کا ڈر اور دنیا کی زیب و زینت کی چاہت ہمیں اس قدر عزیز ہے کہ ہم دینی تو کجا؛ ملی غیرت کو بھی پس پشت ڈال چکے ہیں۔ آج پوری دنیا میں مسلمانوں کی تعداد سوا اَرب کے لگ بھگ ہے اور دنیا کا دوسرا بڑا مذہب اسلام ہے، لیکن اتنی کثرت میں ہونے کے باوجود بُدھ کے اتنی قلیل تعداد میں بھی برما کے مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑتے ہیں لیکن کوئی ان کی مدد کو نہیں آتا، کشمیر میں نصف صدی سے مسلمان ظلم کی چکی میں پِس رہے ہیں مگر آج تک ان کی آزادی کے لیے سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی، ہمارا قبلہ اوّل یہود کے قبضے میں ہے اور فلسطینی مسلمان آئے روز موت وحیات کی کشمکش میں رہتے ہیں؛ کبھی کوئی مسلمان ملک جرأت کر کے ان کی حمایت میں کھڑا نہیں ہوا اور عراق و شام اور افغانستان کو موت کی وادی بنا دیا گیا ہے لیکن ایک جگہ کے مسلمانوں پر آگ وخون کی بارش دیکھ کر کوئی ان کے ساتھ کھڑا نہیں ہوتا۔ حالانکہ ہم تو وہ اُمت تھے جس کا امتیازی وصف ہی ہمارے پیغمبر ﷺ نے یہ بیان فرمایا تھا:

((مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَوَاصُلِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ، إِذَا اشْتَكَى عُضْوٌ مِنْهُ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمَّى وَالسَّهَرِ))

''مسلمانوں کا آپس میں رحم وکرم، محبت ومودّت اور میل جول کا معاملہ ایک جسم کے مانند ہے، جب اس جسم کا ایک عضو تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو سارا جسم بخار اور بے خوابی کے ساتھ اس کی تکلیف میں شریک ہو جاتا ہے۔''

صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب قتل الولد خشیة أن یأکل معه، ح: 6011۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب تراحم المؤمنین وتعاطفهم وتعاضدهم، ح: 2586

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لیکن ہائے افسوس! کہ آج تو ایک عضو کیا؛ سارا جسم ہی چھلنی ہوا پڑا ہے لیکن کسی کو احساس تک نہیں! مسلم دنیا کے افتراق و انتشار اور آپادھاپی کی اسی کیفیت پر ہی تو شاعر مشرق علامہ اقبالؒ یہ کہہ کر خون کے آنسو روتے نظر آئے تھے کہ:

ع تیری بربادِیوں کے تذکرے ہیں آسمانوں پر

رسولِ مکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

((لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ: فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الْأَمَلِ))

''بوڑھے آدمی کا دِل دو چیزوں کے بارے میں ہمیشہ جوان رہتا ہے: دُنیا کی محبت اور لمبی اُمیدیں۔''

صحيح البخارى، كتاب الرقاق، باب من بلغ ستين سنة فقد أعذر الله إليه فى العمر، ح: 6420

ہمارے زوال، ناکامی، بزدلی، بے حمیتی اور بربادی کے قصے چارسُو اسی لیے پھیلے ہوئے ہیں کیونکہ ہمارا واحد مطمحِ نظر دُنیا کو حاصل کرنا ہی رہ گیا ہے۔ مسلمان دنیا میں آنے کا اپنا مقصد حقیقی بھول چکا ہے۔ اس دنیا کو سرائے سمجھنے کی بجائے منزل سمجھ بیٹھا ہے اور آخرت کو بہتر بنانے کے وہ تمام اعمال و افعال فراموش کر چکا ہے جن کی بدولت اسے دنیا میں بھی کامرانی نصیب ہونا تھی!!

یاد رکھیے! دنیا میں ایک ہی طرح سے عزت اور غلبہ نصیب ہو سکتا ہے، کہ کسی کو اذِیت نہ دو اور کسی کو اذِیت دینے بھی نہ دو۔ آج ہم نام نہاد امنِ عالم کے پیامبروں کا چلن خود ہی دیکھ رہے ہیں کہ کمزور کو دہشت گرد قرار دیتے ہیں اور اس پر اپنی دہشت گردی دِکھانے لگ جاتے ہیں۔ کوئی ان کو روکنے والا نہیں، وہ چاہیں تو ایٹمی ہتھیاروں کی موجودگی کا بہانہ بنا کر پورا عراق تباہ و برباد کر دیں اور پھر بعد میں ہتھیار نہ ملنے کی صورت میں 'سوری' کہہ دیں۔ ہم ذلت کی کھائیوں میں گرتے ہی چلے جا رہے ہیں، کیونکہ عزت اسی کی ہے جس کے پاس

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قوت ہے۔ یہ قوت علمی بھی ہونی چاہیے، مالی بھی اور ایمانی بھی۔ہمیں تعلیم میں بھی آگے بڑھنا چاہیے، معاشی ترقی بھی کرنی چاہیے اور قومی سطح پر ذات و کردار کی تعمیر بھی کرنی چاہیے اور اپنے دِین و ملت کے دفاع کے لیے بھی دشمن کے مقابل اسی کی طرح مسلح ہو کر اس سے ٹکرانا چاہیے۔اسی میں دِین و دنیا کی کامیابی کا راز پنہاں ہے!

یہ گھڑی محشر کی ہے تو عرصہ محشر میں ہے
پیش کر غافل اگر کوئی عمل دفتر میں ہے

خطبہ رائٹر
حافظ فیض اللہ ناصر
03214697056

تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر ادارہ)
03015989211

خطبہ حاصل کرنے کے لیے
حافظ محمد کوثر زمان (ناظم ادارہ)
03014843312

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com